اسلامی بنکاری ۔ ماضی، حال اور مستقبل
ایک تجزیاتی مطالعہ

شاہدہ پروین*
حافظہ قدسیہ**

اپنا سر تسلیم اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے خم کر دینے کا نام اسلام ہے۔ اپنی فطرت کے اعتبار سے اسلام ایک مذہب نہیں بلکہ ایک دین ہے۔ یعنی پورا نظام زندگی اسلام زندگی گزارنے کیلئے ایک مکمل ہدایات کا مجموعہ ہے۔ دین اسلام کی خاتمیت اور اکملیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں اس کے احکام زماں ومکاں سے ماورا ہوکر قابل عمل رہیں۔ یہ محض دعویٰ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ قرآن خود دعویٰ کرتا ہے کہ:

وَّلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (۱)

اور موجودہ حالات شاہد ہیں کہ قرآن انسان کی فکری نشوونما کے ساتھ کاروباری، معاشی اور مالیاتی معاملات میں قدم قدم پر اس کی رہنمائی کرتا رہا ہے۔

دنیا کی حالیہ ترقی اور مال وزر کی پیچیدہ اور متعدد سہولیات سے مزین ترسیلات کے اس دور میں ایک ایسے مالیاتی ادارے کی اشد ضرورت ہے۔ جہاں لوگ اپنی رقوم کو جمع کرنے اور دنیا بھر میں صرف وترسیل کی سہولیات سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ادارہ بنک میں اس حد تک تو کوئی خاص خرابی نہیں لیکن اس کا بنیادی ڈھانچہ سود پر کھڑا ہے۔ اور بدلتے دور کے ساتھ ساتھ سود کی بہت سی جدید صورتیں سامنے آرہی ہیں۔ اس بارے میں اسلام میں دو آراء ممکن نہیں کہ مسلمان معاشرہ اور سودی نظام ایک دوسرے کی ضد ہیں اور یہ دونوں بیک وقت نہیں پنپ سکتے۔ ایک کا وجود دوسرے کی نفی ہے ایک کا غلبہ دوسرے کے لیے پیغام موت ہے۔ یہ دونوں برسر جنگ تصورات ہیں۔ جن میں سمجھوتہ ممکن نہیں۔ ان اسلامی اصولوں اور بنیادوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قائم شدہ مالیاتی ادارے کا قیام وقت کی اہم اور اشد ترین ضرورت ہے۔

* اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان
** ریسرچ اسکالر ایم فل علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

عالمِ اسلام کی اہمیت:

کرہ ارض پر جدید دنیائے اسلام کی اہمیت مسلمہ ہے اسلام اس وقت دنیا کا دوسرا بڑا مذہب ہے۔ اسلام کو ماننے والوں کی آبادی ۲۰۱۰ء میں ۱۰۶ بلین (ایک ارب ساٹھ کروڑ) تھی اور یہ کل آبادی ۹ء۱ (۶ ارب ۹۰ کروڑ) کا ۲۳ء۴%تھی جبکہ ایک اندازے کے مطابق ۲۰۳۰ء تک ۲ء۲ بلین (۲ ارب ۲۰ کروڑ) تک پہنچ جائے گی (۲) اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کا ہر چوتھا فرد مسلمان ہے اور اسلامی ممالک کا کل رقبہ دنیا کے کل رقبے کا ۲۳% ہے۔ (۳) دنیا کا سب سے بڑا براعظم افریقہ مسلم اکثریت کا براعظم ہے۔ جہاں ۶۲% سے زیادہ آبادی مسلمانوں کی ہے۔

جغرافیائی اعتبار سے مشرق ومغرب میں ان کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا کہ سیاسی، جغرافیائی اور عسکری لحاظ سے چار براعظموں یعنی امریکہ کو چھوڑ کر ایشیاء، افریقہ، یورپ اور آسٹریلیا کے بری، بحری اور فضائی راستوں کا باہمی رابطہ اس خطے سے گزرے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ افریقہ اور ایشیاء کے سمندر اور بحیرہ روم کی تنگ پٹیاں جو بین الاقوامی تجارت کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہیں وہ عالم اسلام میں واقع ہیں۔ اس قدرتی اور جغرافیائی منظر کے علاوہ زرعی اور معدنی دولت بھی مسلم دنیا کے پاس وسیع مقدار میں موجود ہے(۴) لیکن ان تمام اسباب ومتاع کے باوجود اقتصادی اور معاشی حوالے سے آج مسلمانوں کو من حیث القوم بے شمار مسائل ومصائب کا سامنا ہے ایک طرف تو مسلمانوں کی اکثریت اپنی معاش کے حوالے سے حالات کی غیر یقینیت، ابتری اور زبوں حالی کا شکار ہے اور ورلڈ بینک، آئی۔ ایم۔ ایف اور پیرس کلب جسے مالیاتی اداروں کے قرضے میں بری طرح پھنسی ہوئی ہے تو دوسری طرف عالمی مالیاتی اداروں پر یہود ونصاری پوری طرح قابض ہیں اور پوری دنیا کے معاشی نظام پر ان کی اجارہ داری ہے۔ عالم اسلام کے پسماندہ ہونے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان کا فلسفہ حیات نظام معیشت کے اصول، ان کے نظام عدل ان کے جنگ وصلح کے اصول، ان کے سیاسی واخلاقی اصول کسی اور دنیا سے درآمد کیے گئے ہیں(۵)۔

عالمی مالیاتی پسِ منظر:

عالمی مالیاتی نظام بنکاری نظام کے سہارے قائم ورواں دواں ہے۔اس کو وسط مالی یعنی عوام اور کاروباری اداروں کے درمیان واسطہ کیا جاتا ہے۔ آج مال کی آمد ورفت، سرمایہ کاری حفاظت سرمایہ اور تمام کاروباری سرگرمیاں اسی واسطے سے ہیں۔ الغرض بڑھتے ہوئے کاروباری حجم کو کسی مالیاتی واسطے کی ضرورت ہے اور یہ واسطہ بنک ہی ہیں۔ بنک صرف اورصرف قرض اور اس سے حاصل ہونے والے شرح سود پر چلتا ہے، اس قسم کے قرضے ایک طرف قرض لینے والوں کی تباہی کا باعث ہوتے ہیں اور دوسری طرف قرض دینے والوں کی اخلاقی، ساجی تباہی

وبربادی کا باعث بنتے ہیں یہ صورتحال صرف غریب ممالک میں ہی نہیں بلکہ امریکا اور برطانیہ جیسے دولت مند ممالک بھی اس مرض کا شکار ہیں۔ مثال کے طور پر امریکہ میں بنکوں کو اپنے روپے سے دس گنا زیادہ قرض دینے کی اجازت ہے۔ اس طرح ان کا سود ۸% سود ۸۰% ہو جاتا ہے، ہر ملک سونے کی بجائے کاغذ اور سیاہی کی قیمت پر قرض دے کر سود کما رہا ہے، امریکی بنکوں کے Reserve اور کرنسی تقریباً ۶۰۰ بلین ڈالر بنتے ہیں لیکن ان کے بدلے ۲۰ ٹریلین قرض جاری کیا گیا ہے گویا ہر امریکی بچہ اور بوڑھا ۸۰۰۰۰ ڈالر کا مقروض ہے۔(۶)

۲۰۰۹ء میں نومبر سے دسمبر کے وسط تک صرف ڈیڑھ ماہ میں اسکے گیارہ بنک دیوالیہ ہو چکے ہیں اوسطاً ہر ماہ ۱۱ بنک دیوالیہ ہو رہے ہیں۔ اسی وجہ سے امریکا میں بے روزگاری کی شرح ناقابل یقین حدوں کو چھو رہی ہے۔ ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ افراد بے روزگار ہو کر مارے مارے پھر رہے ہیں۔(۷) سرکاری اعداد و شمار کے مطابق امریکا میں اس وقت بے روزگاری کی شرح ۹۷%، انڈر ان ایمپلائمنٹ (صلاحیت سے کم تنخواہ لینے والے افراد) کی شرح ۱۶.۸% ہے۔ دوسری جانب امریکی کرنسی ڈالرز کو بھی شدید بحران کا سامنا ہے۔(۸)

عالمِ اسلام اور عصری مالیاتی صورتحال:

بحران کے اثرات پوری دنیا میں عموماً اور عالم اسلام میں خصوصاً دیکھنے میں آئے ہیں۔ متحدہ عرب امارات اور مصر کی تباہ کن معیشت سرفہرست ہے۔ دنیا کے ممتاز معیشت دان اس بات پر متفق نظر آئے ہیں کہ یہ سودی نظام کے ثمرات ہیں۔ ہمارا ملک پاکستان بھی قرضوں کے گھن چکر میں پھنس چکا ہے پاکستان کی شرح نمو ۳% ـ ۲ ہے جو کہ سست ترین شمار کی جاتی ہے اس طرح ٹیکس اور جی۔ڈی۔پی کا تناسب ۹% ہے جو دنیا میں سب سے کم شمار ہوتا ہے(۹) نیز پاکستان کی سودی معشیت قرضوں کے بوجھ تلے دبی ہوئی ہے، اور اسکا حجم روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے، ہر نئے بجٹ کیساتھ پرانے قرضوں کا تناسب بڑھتا چلا جاتا ہے، شماریاتی جائزے کے مطابق ملک کا معاشی بحران ۴۳ ارب ڈالر ہے یعنی ۳ ہزار ۷ سو ارب روپے جو ہمارے بجٹ سے ۲۵% زیادہ ہے(۱۰) سود کے بارے میں جو شدید وعید قرآن وحدیث نے کی ہے۔ جو پیشین گوئیاں کتاب وسنت نے کی ہیں وہ خبر صادق کی طرح سچی ہو رہی ہیں۔ قرآن نے اپنے ماننے والوں کو یوں پکارا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۱۱)

اور پھر حدیث مبارکہ نے اسے بدترین گناہوں میں سے ایک قرار دیا ہے اور اس کے لکھنے والے، کھانے والے اور گواہوں پر لعنت کر کے مزید تاکید پیدا کر دی ہے۔

لعن رسول اللّٰہ اکل الربا وموکلہ وشاهدیه وکاتبه (۱۲)

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرنے کا جو انداز اپنایا ہے اس کے بعد کسی صاحب ایمان کے لئے یہ گنجائش نہیں رہتی کہ وہ ایک لمحے کے لئے بھی اس قاتل ایمان وضمیر واخوت کو برداشت کر سکے۔ بلا شبہ سودی نظام بنکاری اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اعلان جنگ ہے اس لیے اس سے فرد، معاشرہ اور قومیں مصیبت میں گرفتار ہیں یہ امت مسلمہ کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اس لیے ایسا معاشی نظام وضع کرنے کی ضرورت ہے جو نفاذ اسلام کے لئے اہم کردار ادا کرے۔ اور اس نظام کے ذریعے خالق کائنات سے محاربہ والی کیفیت سے نکل سکیں تا کہ سود کے ظالمانہ سلسلے کا خاتمہ ہو سکے اور اس نظام کے ذریعے سکون وراحت حاصل کیا جائے۔ سود سے پیدا ہونے والا حرص ولالچ اور قمار بازی کی عادت کو ختم کر کے عزت ووقار حاصل کرنے کیلئے حقوق العباد پر زور دیا جائے یہ نہ صرف اخلاقی وروحانی ضرورت ہے بلکہ معاشرتی ومعاشی ضرورت ہے کہ ''Have or Have not'' کے چنگل سے نکلا جائے اور معاشی نظام میں کامل روزگار کے مواقع پائے جائیں اور معاشی فلاح وبہبود پر نجی سطح پر توجہ دی جائے۔ سود کی وجہ سے پیدا ہونے والی سرمایہ کاری میں رکاوٹ اور کساد بازاری اور افراط زر کو ختم کیا جا سکے اور معاشی نظام میں استحکام پیدا ہو سکے۔ یہ اسلام ہی کے ساتھ مخصوص ہے کہ وہ نہ صرف ''سود'' جیسے مہلک مرض کو ختم کرنے پر زور دیتا ہے، بلکہ ایک منضبط اور قابل عمل معاشی نظام کا ڈھانچہ رکھتا ہے۔

بنکاری نظام ارتقائی صورتحال:

وہ لوگ جو موجودہ نظام بنکاری نظام کو جدید دنیا کی اہم ایجادات میں سے ایک سمجھتے ہیں اور مالیاتی نظام کو یورپ کے ساتھ موسوم کرتے ہیں انہیں یہ جاننا چاہیے کہ مغربی دنیا میں تجارتی بنکوں کی تاریخ کچھ زیادہ قدیم نہیں ہے۔ مغربی دنیا میں تجارتی بنکوں کا ظہور اور اس کی ترقی گزشتہ دو اڑھائی صدیوں میں صنعتی تہذیب کے ساتھ ساتھ ہوئی۔ باقاعدہ طور پر یورپ میں پہلا بنک ۱۶۰۹ء میں ہالینڈ کے شہر (Amessterdam) میں قائم ہوا (۱۳) اور پھر بنک آف انگلینڈ میں باقاعدہ بنکنگ کا آغاز ہوا۔ حالیہ رپورٹ کے مطابق:

The United States has the most banks in the world in terms of instituations (7, 085 at the end of 2008) and possibly branches (82,000). This is an indicator of the geography and regulatory structure of the U.S.A, result in a larg number of small and medium sized instituation in its banking system China's top 4 banks have in access of 67,000 branches. Japan had 129 banks and 12,000 branches. Germany, France and Italy each had more than 30,000 branches more than double the 15,000 branches in the U.K.(14)

اسلام کا بنکاری نظام ۔ تاریخی جائزہ:

جبکہ اسلام نے بنکاری کا منضبط پروگرام ۱۴۰۰ سال پہلے ہی تشکیل دے دیا ہے جس کی مثال ملنا ناممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں مشارکہ اور مضاربہ اور ''بیت المال'' جیسا مرکزی مالیاتی ادارہ سرگرم رہے۔ بنکاری کا قومی مرکزی ادارہ جو آجکل کے مرکزی بنک کا پیش رو ہے ''بیت المال'' کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا۔ جو قوم کی ملک ہوتا اور سوائے اجرائی زر کے کم وبیش وہ سارے کام سرانجام دیتا تھا جو اب بنک انجام دیتے ہیں دور جدید میں استعمال ہونے والا چیک جو کہ بنکاری نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حثیت رکھتا ہے اسکا ماضی کچھ یوں ہے کہ

> یورپ میں بنکوں کے قیام سے بہت پہلے جب عربوں کی حکومت تھی اس قسم کی دستاویزات کا عام رواج تھا جو آج کل چیک سے ملتی جلتی تھی۔ جب اہل عرب نے سپین کو فتح کیا تو اس کا استعمال اس ملک میں زیادہ ہونے لگا۔ رفتہ رفتہ ''چیک'' ایک ایسے تمسک یا ہنڈی کو کہا جاتا تھا جس کے ذریعے حاصل تمسک کسی دوسرے شخص سے جس کے نام پر یہ لکھا جاتا تھا روپیہ وصول کرسکتا تھا۔ سپین سے یہ لفظ دوسرے ملک میں پہنچا اور پھر ''شک'' اور پھر بعد میں ''چیک'' کے نام سے مشہور ہوا۔ (۱۵)

اسلام سود سے پاک بنکاری کا جو نظام تجویز کرتا ہے وہ نفع ونقصان میں شرکت کی بنیاد پر قائم ہوسکتا ہے دی آکسفورڈ ڈکشنری آف اسلام میں اسلامی بنکاری کی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے:

> Islamic banking is intrest free banking inspired by Islamic law. It's uses include Mudarabah (Profit sharing) Murabahah (advance purchase with later sale at market up price) Ijarah (leasing or long term credit) and Musharakha (equity sharing).(16)

اگرچہ اسلامی بنکاری کا تصور بہت قدیم ہے لیکن اس پر باقاعدہ تحریری وعملی کام پچھلی صدی عیسوی کی چھٹی دہائی میں شروع ہوا اس سے پہلے عشروں میں یہ فکری کام تک محدود رہا۔ اسلامی بنکاری کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا پہلا تجربہ مصر کے ایک قصبے جس کا نام مت غمر تھا اس قصبے کے نام کی مناسبت سے وہاں ''غمر سوشل بنک ۱۹۶۲۔۱۹۶۳ میں کیا گیا (۱۷) اس کے بعد تبونگ حاجی، دار المال الاسلامی۔ البرکہ گروپ جیسے اداروں نے اسلامی بنکاری کی بنیاد رکھی۔

اسلامی بنکاری کا باقاعدہ آغاز:

۱۹۷۵ کا سال جا بجا طور پر دنیا بھر میں اسلامی بنکاری کی تحریک کے وجود میں آنے کا سال قرار دیا جاسکتا ہے۔ اسلامی بنک ''بنگلہ دیش'' کا قیام ۱۹۸۳ء میں عمل میں لایا گیا۔ اس بنک کو جنوب مشرقی ایشیاء میں پہلا اسلامی بنک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (۱۸)

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی مالیاتی نظام اور مصنوعات کس قدر تیزی سے دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر رہے ہیں اور اسکا مستقبل کس قدر تابناک ہے۔ اس کا اندازہ دنیا بھر میں اسلامی مالیاتی نظام کا پھیلاؤ اور اسلامی مصنوعات پر ہونے والی تحقیقات سے لگایا جاسکتا ہے۔ اسلامی فنانس اس وقت بھی عالمی مالیاتی انڈسٹری میں سب سے زیادہ ترقی کرنے والی مصنوعات ہیں۔

سود سے پاک مالیاتی خدمات کی طلب میں اضافے نے عالمی معشیت میں بھی طوفان اٹھایا ہے، بہت سے بین الاقوامی بنک اب اسلامی نقطہ نظر سے درست مالیاتی خدمات پیش کر رہے ہیں ۲۰۰۹ء میں ۷۵ سے زائد ممالک میں ۱۳۰۰ اسلامی بنک اور دوسرے مالیاتی ادارے اسلامی مالیاتی خدمات پیش کر رہے تھے جن کے اثاثوں کی مالیت ایک ارب ڈالرز کے لگ بھگ تھی (۱۹) اسلامی بانڈز کی مالیت ۸۲ ارب ڈالرز کی تھی عالمی معشیت میں یہ سب مل کر ایک فیصد کے دسویں حصے کے برابر ہے تاہم اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اسلامی دنیا میں تبدیلی رونما ہو چکی ہے ۲۰ اسلامی بنکوں کا Growth Role بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

> A growth rate sharply higher than 7% rise in assets of conventional banks in last some decades. In the present time growth in islamic banking has also been steller and it has been growing at a healthy rate of 15-20 per year according to estimate.(21)

آج سے تقریباً ۴۰ سال پہلے تک بلا سود بنکاری کا تصور نا قابل عمل نظر آتا تھا لیکن آج نہ صرف مسلم ممالک بلکہ غیر مسلم ممالک میں تقریباً ۵۰۰ سے زائد بنک غیر سودی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں ایک حالیہ اندازے کے مطابق۔

> Curently there are over 500 islamic financial instituations with a total size of US$ 1.2 trillion, over 250 shariah complaint mutual funds with 300 BN funds, over 133 shariah accounting standered for Islamic financial institutions (AAOIFI) have already been laid down more then 60 countries have Islamic banking institutions out of which

approximately 37 Muslim countries while 23 Non Muslim countries including USA, UK, Canada, Switzerland, Sirilanka, South Africa and Australia have Islamic institution. (22)

اسلامی بنکاری نظام کا حجم:

اسلامی بنکاری کا تیزی سے پھیلتا ہوا حجم دنیا میں معاشی استحکام کا باعث بن رہا ہے جو کہ ۱۳ کھرب ڈالر سے تجاوز سے کر رہا ہے۔ موجودہ عالمی اقتصادی بحران میں اسلامی بنکاری نے اپنا لوہا منوایا ہے (۲۳) عالمی اسلامی فنانس کا بڑا مرکز اس وقت مشرق وسطیٰ، ایشیا اور برطانیہ ہے۔ ہانگ کانگ، سنگاپور، تھائی لینڈ، جنوبی کوریا کے ساتھ ساتھ جاپان میں بھی اسلامی بنکاری تیزی سے فروغ پا رہی ہے۔ نہ صرف عملی کام پر توجہ دی جا رہی ہے بلکہ علمی کام میں بھی دن دگنی رات چگنی ترقی ہو رہی ہے۔ اس وقت دنیا کے اعلیٰ معیار کے تحقیقی جرائد میں ہر ہفتے اسلامی مالیاتی نظام پر سینکڑوں مضامین اور رپوٹس شائع ہو رہی ہیں اور گزشتہ ایک سال میں ۵۰۰ سے زیادہ معیاری مضامین اور رپوٹس شائع ہو چکی ہیں اور دنیا بھر کے جامعات میں اس پر اعلیٰ پائے کی تحقیقات ہو رہی ہیں، مقالے لکھے جا رہے ہیں اور ڈاکٹریٹ ہو رہی ہے اور اسلامک بنکنگ اور فنانس میں MBA اور M. Phil اور دیگر پیشہ وارانہ تعلیمی اسناد کا آغاز ہو چکا ہے (۲۴)۔

بڑی تعداد میں جنرل اسلامک فنڈز کے علاوہ کئی ایک ملٹی مینجر اسلامک فنڈ بھی کام کر رہے ہیں، اسلامی مالیاتی مارکیٹ کے کئی انڈکس وجود میں آچکے ہیں۔ ڈوجونز اسلامک انڈکس، المیز ان اسلامک سرمایہ کاری انڈکس اور ملائشین اسلامک مارکیٹ چند مثالیں ہیں اسلامی بنکوں کے پاس موجود ذخیر رقوم، اسلام مالکاری طریقوں میں بہتری آئی ہے اور مسلم ممالک میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی کیلئے بڑی مقدار میں وسائل کی ضرورت کے تحت کئی ممالک بالخصوص مڈل ایسٹ میں حالیہ سالوں میں بڑی تعداد میں مالکاری ہوئی ہے۔ کئی اسلامی مالیاتی ادارے الیکٹرانک ذریعہ مبادلہ متعارف کروا چکے ہیں۔ کویت فائنانس ہاؤس، دبئ اسلامی بنک اور کئی دوسرے ادارے کریڈٹ کارڈ بھی جاری کر چکے ہیں جبکہ ڈیبٹ کارڈ تو بے شمار اسلامی مالکاری اداروں کی طرف سے جاری کیے جا چکے ہیں۔ (۲۵)

صکوک کا اجرا اب بہت سے ممالک اور حتیٰ کہ چین اور جاپان سے بھی ہو رہا ہے۔ The Securities and investment Institute جو برطانیہ کے نمایاں مالیاتی خدمات کا ادارہ ہے۔ اس نے ۲۰۰۵ء میں اسلامی فنانس کوالفیکیشن بنچ مارک آئی۔ ایف۔ کیو (F.I.Q) ترتیب دیا ہے جو دنیا کے ۵۳ ممالک کو اپنی خدمات فروخت کر رہا ہے۔ اور دنیا کے مختلف فنانس ہاؤس اور حکومتی ادارے ان کی خدمات سے استفادہ کر رہے ہیں۔ عالمی سطح پر اسلامی مالیاتی نظام کو ترویج دینے اور بنکاری کاروبار کو اسٹینڈرڈ رائز ڈ کرتے کیلئے بہت سے ادارے کام کر رہے ہیں

ان میں اسلامی ترقیاتی بنک، اسلامک فنانشل سروز بورڈ (IFSB) عالمی اسلامی مالیاتی مارکیٹ (IIFM) اسلامی بنکوں اور مالیاتی اداروں کی جنرل کونسل (GCIBAFI) اسلامک ریٹنگ ایجنسی (IRA) اور لیکوڈیٹی مینجمنٹ سنٹر (LMC) شامل ہیں۔(۲۶)

بلاسود بنکاری کا رجحان نہ صرف مسلم ممالک بلکہ غیر مسلم ممالک میں بھی بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے، چین جو دنیا کا سب سے گنجان آباد ملک اور اسی ملین مسلمانوں کا مسکن ہے۔ اسلامی فنانس سسٹم میں داخلے کے لئے پرتول رہا ہے۔ حال ہی میں چین سے پہلے اسلامی مالیاتی Bank of Ningxia کو لائسنس دیا ہے۔ جو چین کی وسیع ہول سیلرز اور ریٹیل سیکٹر میں اسلامی فنانس کے داخلے کی راہ ہموار کرے گا۔(۲۷) جبکہ لندن موجودہ دور میں اسلامی فنانس کے لئے ایک مرکز بنتا جارہا ہے اگرچہ لندن مشرق وسطیٰ کے مقابلے میں اسلامی اثاثوں کا ایک قلیل شیئر ڈیل کرتا ہے جو بیں ڈالر ہے۔ جبکہ مشرق وسطیٰ میں یہ حجم ۴۴۰ ارب ڈالر ہے۔(۲۸)

> The UK government is determined to create a level plyaing feild for shariah complainte products. There are a number of different structures for islamic home finance in the UK. Although the UK has the most active and developed Islamic banking sector in the European Union. (۲۹)

بھارت بھی بلا سود بنکاری کی کوشش میں مصروف عمل ہے۔ اس سلسلے میں Reserve Banking of India کو ذمہ داریاں سونپی گئیں ہیں۔ اس نظام کی افادیت کو محسوس کرتے ہوئے ریزرو بنک آف انڈیا نے اپنی ایک رپورٹ لیگل نیوز اینڈ ویوز (۲۰۰۵) میں اس بات پر زور دیا کہ بلا سود بنکاری کو بھارت میں اپنایا جائے ایک اندازے کے مطابق ۴۰ کھرب کی رقوم خلیجی ممالک میں پڑی ہے تاکہ ہندوستان میں بلا سود بنکاری کا آغاز کیا جائے بھارت میں بلاسود بنکاری کا مستقبل روشن ہے۔ تاہم کچھ دشواریاں موجود ہیں۔(۳۰)

امریکا میں بھی صورتحال تبدیل ہورہی ہے جہاں گیارہ ستمبر کے بعد دہشت گردوں کے شعبے میں اسلامی فنانس کو بند کردیا گیا تھا، وہاں بھی سرمایہ کار اس طرف متوجہ ہورہے ہیں۔ ۲۰۰۹ء دسمبر میں یہاں پندرہ اسلامی فنانس کے ادارے کام کررہے تھے۔ حالیہ دنوں میں امریکی کارپوریشن جنرل الیکٹرک اسلامی بونڈ جاری کرنے والی پہلی مغربی کمپنی بنی۔ جبکہ اب چائینہ اور امریکہ میں ۲۵۰ سے زائد اسلامی بنک کام کررہے ہیں بہت سے بنک حتیٰ کہ مغربی بنک بھی پاکستان اور دیگر مسلم ممالک میں اسلامی بنکنگ کی سہولیات مہیا کررہے ہیں۔(۳۱)

> Intrestingly, the result of a survey conducted in the USA has indicated that the bankers in that country perceived at least to out of

20 Islamic banking practiceses acceptable to practices use investment accounts transfer of fund, cost plus finance profit and loss sharing, trust financing, leasing, latters of gurantee, flexible investment of deposit and role is trustee.(32)

اسلامی بنکاری۔ ارتقائی جائزہ

اکنامک اینڈ سوشل ریسرچ اینڈ ٹریننگ فار اسلامک کنٹریز (Sesric) کے مطابق عالمی مالیاتی نظام میں اسلامی فنانس کا شیئر صرف ایک فیصد ہے۔ جبکہ عالمی G.D.P گروتھ میں مسلم دنیا کا شیئر 9.6% ہے۔ لیکن اندازہ کیا جاتا ہے کہ ان ممالک کے شہریوں میں بنکوں اور مالیاتی اداروں کا استعمال کا رجحان بڑھے گا۔ (۳۳) اسلامک فنانس سروس اور اسکے اداروں کی دنیا بھر میں خدمات سرانجام دینے والوں کی تعداد

۲۰۰۷ء میں ۳۷ لاکھ اور ۶۸ ہزار تھی۔

۲۰۰۸ء میں ۳۳ لاکھ اور ۱۲ ہزار ہوگئی اور متوقع طلب ۲۰% تھی۔

۲۰۰۹ء میں ۴۹ لاکھ ۸۷ ہزار ہوگئی۔

۲۰۱۰ء میں ۴۷ لاکھ ۸۴ ہزار ہوگئی۔

۲۰۱۱ء میں ۵۷ لاکھ ۴۱ ہزار ہوگئی۔

۲۰۱۲ء میں ۶۱ لاکھ ۹۰ ہزار ہوگی۔

۲۰۱۳ء میں ۸۲ لاکھ ۶۸ ہزار ہوگی۔

۲۰۱۴ء میں ۹۹ لاکھ ۲۱ ہزار ہوگی۔

۲۰۱۵ء میں متوقع افرادی قوت کی طلب ایک کروڑ ۱۹ لاکھ سے تجاوز کر جائے گی۔ (۳۴)

مندرجہ بالا اعداد وشمار واضح کرتے ہیں کہ اسلامی بنکاری میں وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے حجم وہیت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ ایک معروف برطانوی سرمایہ کار کے تحقیقی ادارے Securities and investment instituite نے اسلامک بنکنگ اور مالیاتی نظام اور مصنوعات پر ایک تحقیقی رپورٹ شائع کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق:

اسلامی شریعت سے مطابقت رکھنے والی فنانس اور بنکنگ انڈسٹری دنیا کی تیز ترین ترقی کرنے والی مارکیٹ ہے اور ادارے کے اندازے کے مطابق آئندہ دو سالوں میں اس کی مالیت ایک ہزار ارب ڈالرز سے تجاوز کر جائے

گی۔(۳۶)

Islamic Banking wrold over grew at the rate 15-20% perannum. Its grwoth is not confined to pakistan but it is also includes the westren secular countries.(37)

As compaire to

Assets of the largest banks in the world grew by 6.8% in 2008-09 financial year.(38)

ایک حالیہ اندازے کے مطابق:

The Islamic financial assets are expected to cross 81 trillion by 2010, In other words 12% of domastic banking industry share by 2012.(39)

ماہرین کا اندازہ ہے کہ ۲۰۱۵ء تک اسلامی بنکاری کے اثاثوں کی مجموعی مالیت ۴ ہزار ارب ڈالر تک پہنچ جائے گی(۴۰)۔

پاکستان میں اسلامی بنکاری ایک جائزہ:

اگرچہ پاکستان بنتے ہی بلا سود نظام بنکاری کے عنوان سے اس پر نظری کام شروع ہو چکا تھا ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۲ء میں تشکیل دیے گئے دساتیر میں صاف اور غیر مبہم طور پر یہ بات درج تھی کی حکومت پاکستان نظام معیشت سے سود کی لعنت کو ختم کرنے کے لیے بھرپور مساعی کرے گی لیکن باقاعدہ تحریری کام:

i۔ ۱۹۸۰ء میں اسلامی نظریاتی کونسل کی بلاسود بنکاری پر رپورٹ

ii۔ وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۱ء

iii۔ شریعت ایلیٹ بنچ ۲۳ دسمبر ۱۹۹۹ء (حتمی سود کا فیصلہ جس پر عملدرآمد نہ ہوسکا)

iv۔ شریعت ایلیٹ بنچ آف سپریم کورٹ کا نظرثانی کی درخواست منظور کرنے والا فیصلہ جون ۲۰۰۲ء اگرچہ ۲۰۰۲ء تک بہت سا تحریری مواد سامنے آچکا تھا۔ اس پر عملی کام شروع ہونا باقی تھا۔

Meezan Bank, Paksitan's first and largest Islamic bank has been awarded for 2009 by Islamic finance(41) is pioneers of Islamic banking in Pakistan and its operations as an investment from march 2002.(42)

پاکستان میں اسلامی بنکاری کا مستقبل انتہائی تابناک ہے۔ جب پاکستان میں سال ۰۳-۲۰۰۲ میں اسلامی

بنکاری کا آغاز ہوا اسوقت اسلامی بنکاری کے مجموعی اثاثہ جات تقریباً 2% تھے لیکن اب 12% قریب ہو چکے ہیں۔(۴۳) ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق

Islamic Banking is grwoing rapidly in Pakistan with 649 branches of dedicated Islamic Banks and Islamic banking sections of conventional banks. Their assets base is approximately Rs: 366 Billion while their. deposit base is approximately Rs: 383 with a grwoth rate of around 55% and the share of Islamic banks in the overall banking system stands at 5.9% approximately.(44)

Total Islamic Banking Branches

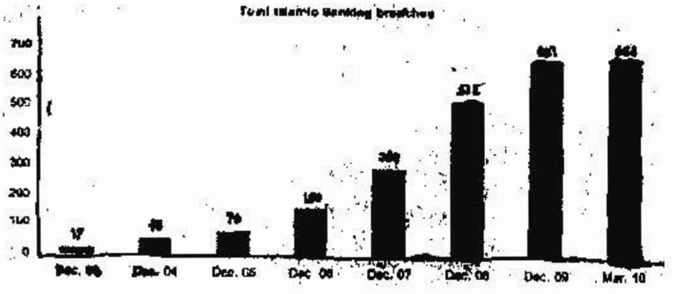

۴۵

Islamic Bank:	FY04	FY05	FY06	FY07	2007-08	(RS. Million) 2008-09
Assets of the Islamic Bank:	44143	71493	119294	205212	200415	271,084
Deposits of the Islamic Bank	30185	49932	83740	146945	141933	198,049
Share in Banks Assets	1.40%	2.10%	2.90%	4.20%	4.10%	5.30%
Share in Bank Deposits	1.25	1.90%	2.80%	4.10%	3.90%	5.20%

(46)

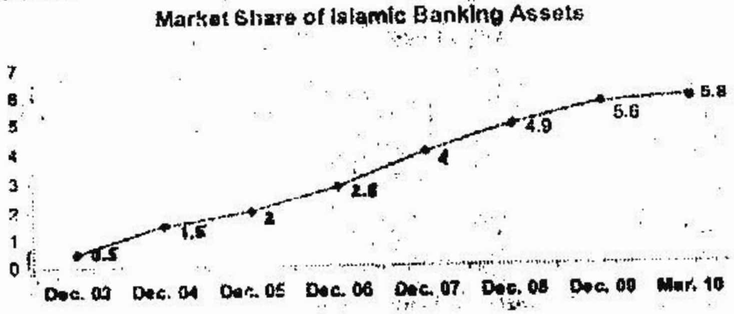

(۴۷)

Financing Produets by Islamic Banks (%age)

Mode of Financing	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09 Dec
Murabaha:	57.4	44.4	48.4	38.9	38.7	40.7
Ijara	24.8	29.7	29.7	25.4	24.2	22.3
Musharaka	1	0.8	0.8	0.9	1.3	2.1
Mudaraba				0.3	0.2	0.2
Diminishing Muskaraka	5.9	14.8	14.8	25.1	24.8	29
Salam	0.7	1.9	1.9	1.4	1.6	1.6
Istisna	0.4	1.4	1.4	0.9	2.4	2.9
Qarz/Qarz-e-Hasna						
others	9.8	3	3	7.1	607	1.1

(48) Source: SBP

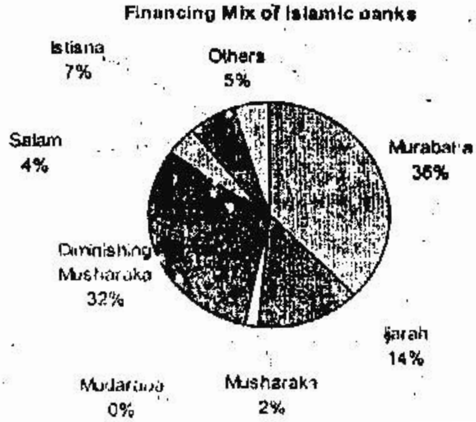

(۴۹)

امید کی جاتی ہے کہ

Islamic banks had hoped to capture about 12% of the total banking sector in Pakistan by 2012 but now seems like a distant furge.(50)

لیکن اس کے باوجود اسلامی بنکاری کو روایتی بنکاری کے بالمقابل لانے کے لئے بہت سے چیلنجز درپیش ہیں اور اس سے نمٹنے کے لئے درج ذیل اقدامات ہنگامی بنیادوں پر اٹھائے جائیں۔

اسلامی بنکاری کی بہتری کے لیے اقدامات:

۱۔ تعلیم و آگہی کا انتظام کیا جائے۔ عوام الناس کو بتانے کی ضرورت ہے کہ اسلامی بنکاری کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ کاروبار صنعت اور دیگر ضرورتوں کے لئے بغیر کسی چارج کے رقوم میسر ہونگی۔ (۵۱) لہٰذا ضروری ہے کہ اسلامی بنکاری کی طلب میں اضافے کی کوشش بلا تاخیر شروع کی جائیں ضروری علم و تفہیم کے بغیر خدشہ ہے کہ اسلامی بنکاری کی طلب کو مزید بڑھانے کیلئے مشکلات درپیش ہوں گی لہذا یہ لازم ہے کہ بنک اہلکار تمام خدشات و تحفظات کو دور کرنے کے قابل ہو۔

۲۔ اسلامی بنکاری و مالکاری نظام کی ساکھ بد قسمتی سے ایک مسئلہ بن چکی ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ بنکاروں اور عام پبلک کو اس بارے میں آگاہی دی جائے کو کونسے موثر سماجی اور معاشرتی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، ساکھ کے حوالے سے اسلامی مالیاتی اداروں کا حتمی مقصد مناسب لاگت پر بہترین خدمات کی فراہمی اور شیئر ہولڈرز اور ڈیپازٹرز کے مفادات کا توازن ہونا چاہیے۔ (۵۲)

۳۔ اسلامی بنکاری کی ترویج کی راہ میں حائل ایک بڑی رکاوٹ تربیت یافتہ اسٹاف کی کمی ہے۔ فنی تربیت کے لئے بڑے پیمانے پر تعلیمی ادارے کھولنے کی ضرورت ہے۵۳ اس کے لیے اسلامی مالیاتی اداروں، شریعہ اسکالرز مرکزی بنکوں، ریگولیٹرز یونیورسٹیوں اور بزنس سے منسلک لوگوں اور طلباء کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ یونیورسٹیوں کو بڑی تعداد میں تربیت یافتہ عملے کی بڑھتی ہوئی مانگ کا ادراک کرتے ہوئے پروگرام مرتب کرنے چاہییں۔

۴۔ اشیاء و خدمات کی لاگت (Pricing) اور شراکتی طریقوں میں نفع کی تقسیم کا تناسب طے کرنے کے لیے اسلامی مالکاری کو مالیاتی بینچ مارکس (اشیاء و خدمات کی لاگت (Pricing) اور شراکتی طریقوں میں نفع کی تقسیم کا تناسب طے کرنے کے لیے اسلامی مالکاری نظام کو مالیاتی بنکاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ شرح شعبے، وقت اور مارکیٹ کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے۔ یہ شرح (IBOR) کہلاتی ہے۔ (Inter Bank offer Rate) اسے عربی میں ''موشر الفائدہ'' اور انگریزی میں (Bench Mark) کہتے ہیں) کی ضرورت ہوتی ہے اور اسلامی بنکاری ادارے وہی روایتی بینچ مارک استعمال کرتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے اس کی تیاری کے لیے اسلامی منڈی یا اس

علاقے کی معاشی صورتحال اشیاء وخدمات کی طلب ورسد اور گاہکوں کے اثاثہ جات اور واجبات کو مدنظر رکھ کر گہری تحقیق کی جائے۔ اسلامی بینچ مارک کی تیاری کے لیے ماہرین معاشیات، بنکاروں، پالیسی بنانے والوں اور شریعہ اسکالرز کو سرگرم رکن کی طرح مسلسل کام کرنا ہوگا۔

۵۔ مستقل غیر جانبدار ادارے کا قیام وجود میں آنا چاہیے جو اسلامی مصنوعات پیدا کرنے والوں، ٹیکس اتھارٹی، سٹیٹ بنک، کیپٹل مارکیٹ، وزارت مالیہ اور وزارت مذہبی امور کے درمیان اشتراک کرے اور لائحہ عمل بنانے میں علماء واسکالرز پر مشتمل شرعی بورڈ تشکیل دے اور ان اداروں کے درمیان ہم آہنگی اور شرعی احکامات نافذ کرنے کیلئے تنفیذی بورڈ بنایا جائے۔

۶۔ اسلامی بنکوں میں موجودہ مشکلات اور اسلامی تمویلی طریقوں پر اٹھنے والے سوالات کا تسلی بخش جواب دینے کیلئے شریعہ کورس برائے اسلامی بنکاری کے موضوع پر سالانہ اور ماہانہ کورسز کا اہتمام کروایا جائے اور حکومتی اور نجی سطح پر اس کی نگرانی کی جائے۔

۷۔ ایک مضبوط اسلامی قرض مارکیٹ بنکاری نظام کو شریعت کے مطابق لانے میں مدد دے گی اسلامی قرض مارکیٹ بنانے کے بعد حکومتی سکیورٹیز کا ریٹ بہتر پرفارم کرنے والے مشارکہ سرٹیفکیٹ انڈکس کیساتھ منسلک کردیا جائے تاکہ مسلم دنیا I.M.F اور ورلڈ بنک سے چھٹکارا حاصل کرسکے۔

۸۔ پھیلتی ہوئی اسلامی بنکاری کے عالمی رجحان کو دیکھتے ہوئے عالمی اسلامی بنک کے قیام کی ضرورت کو بھی محسوس کیا جارہا ہے ماضی میں بھی اس حوالے سے کوششیں کی جاتی رہی ہیں تاہم البرکہ گروپ (بحرین) نے شیخ صالح کمال کی سربراہی میں سرگرمی دکھائی ہے اور عالمی اسلامی بنک کے قیام کی طرف پیش رفت ہوئی ہے۔ البرکہ گروپ استخلاف (Istikhlaf) کے نام سے شرعی انوسٹمنٹ عالمی بنک کے قیام کیلئے کوشاں ہے۔ گزشتہ کئی برسوں کی کوششوں کے نتیجے میں اس اقدام کو نہ صرف سراہا جارہا ہے بلکہ بنک کے اجراء کیلئے اب تک ۳۵ بلین ڈالر کا سرمایہ خلیجی ممالک سے جمع بھی کیا جاچکا ہے۔ جبکہ اسے ۱۰۰ بلین ڈالرز تک بڑھانے کا ہدف ہے۔ (۵۴)

۹۔ کئی ایک موڈز اور تصورات کی شرعی تشریح پر علماء کے مابین اختلاف جس کی وجہ سے یکساں عالمی اسلامی بنکاری کے قوانین اور ضوابط وضع کرنے میں رکاوٹ پیش آرہی ہے جس کے حل کے لئے ضرورت ہے کہ:

i) اسلامک فقہ کونسل اور او آئی سی کی شریعہ کمیٹی جیسے مستند علماء کے فورم کے ذریعے کوشش کی جائے۔

ii) متعلقہ بنکوں کے شریعہ بورڈ سارے حالات کو مدنظر رکھ کر اور نصوص اسلامیہ کی بنیاد پر اختیار کرتے ہوئے ہر معاملے کا انفرادی سطح پر کوئی نہ کوئی حل سوچ سکتے ہیں۔

۱۰۔ موجودہ زمانے میں ایک عالمی فقہ وجود میں آرہی ہے۔ یعنی ایک ایسی فقہ کو جس میں کسی مسئلے کے بارے میں اگر کسی خاص مذہب میں گنجائش نہیں نکلتی تو دوسرے مذہب پر ضرورت کی بنا پر عمل کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس فقہ میں ضرورت کی وجہ سے مذاہب اربعہ کے مسائل پر عمل کیا جارہا ہے لیکن عالمی فقہ کا قیام انتہائی احتیاط کا تقاضا کرتا ہے۔ اس بات کی پوری گارنٹی اور اعتماد موجود ہونا چاہیے کہ جو مفتیان کرام اور اسکالرز اس کام میں مصروف ہیں وہ صرف انتہائی ضرورت کے وقت ہی ایسے فتویٰ دیں جو مذاہب اربعہ میں متفقہ نہیں ہیں تا کہ یہ اسلامی بنکاری کیلئے بھی قابل عمل ہو سکے۔

۱۱۔ اسلامی بنکاری کی پراڈکٹس کی تیاری کے حوالے سے مالیاتی شعبے کے ماہرین کی مدد سے بہت سے کام کی ضرورت ہے اس سلسلے میں صکوک اور سکیورٹیائزیشن بہت اہمیت رکھتے ہیں چونکہ اس میں مشکلات بہت درپیش ہیں اس لیے ضرورت ہے کہ مفتیان کرام شریعہ اسکالرز اور ماہرین معاشیات مل کر کام کریں۔

انشورنس کی بجائے تکافل پر زور دیا جارہا ہے عالمی اسلامی تکافل کی شرح نمو ۲۰% ہے، اور امید کی جاتی ہے کہ اسلامی انشورنس ۱۲.۵ ارب ڈالرز سے بڑھ کر ۱۷ارب ڈالرز تک بڑھانے کا ہدف ہے(۵۵) یہ سچ ہے کہ کچھ پیچیدگیاں اس میں موجود ہیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ موجودہ نظام تکافل Companies بڑھ کر اپنے ہدف تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔(۵۶)

۱۲۔ مشارکہ اور مضاربہ میں قرض کی تاخیر پر روایتی بنکاری کی طرح جرمانہ نہیں ہوتا بلکہ جو رقوم حاصل کی جاتی ہے اس کو صدقے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا صحیح استعمال بہت ضروری ہے یہ بھی یقینی بنانا ہوگا کہ اسلامی بنک غیر ضروری اشتہاری قیمتوں پر سرمایہ لگانے کے بجائے فلاحی کام کرکے عوام الناس میں اپنی ساکھ اور کاروبار بڑھائیں۔ بنکوں کی آمدن کو مدنظر رکھتے ہوئے ریگولیٹرز ایسے ضوابط بنا سکتے ہیں جن کے تحت کچھ رقوم غریب طلباء، بیواؤں، بیمار، بے سہارا لوگوں کے علاج اور انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کیلئے کسی بھی قسم کے چارج کے بغیر فراہم کی جائیں۔

۱۳۔ مالیاتی شعبے میں وسعت اور گہرائی پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ریگولیٹری ساخت کو مضبوط کیا جائے۔ اسلامی کاروباری معاہدات سے منسلک کاروباری خطرات کو مدنظر رکھتے ہوئے اکاؤنٹنگ و آڈیٹنگ اسٹینڈرڈ کی تیاری میں اسلامی بنکوں و مالیاتی اداروں کے ساتھ تعاون کیا جائے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ اغیار پر انحصار کرنا چھوڑ دے اور مسلمان اپنا معاشی لائحہ عمل تیار کریں مذکورہ بالا مباحث یہ ثابت کرتی ہیں کہ اسلامی بنکاری و مالکاری کی ترقی کے روشن امکانات موجود ہیں مگر

بہت سے چیلنجز بھی درپیش ہیں۔ یہ نظام نہ صرف چل سکتا ہے بلکہ باقاعدہ اور صحیح کاروبار کرنے کی صورت میں منافع بخش اور گاہکوں کے لئے مفید بھی ہے تاہم ضروری ہے کہ بنکاری کاروبار کی ساخت،نظام اور کاروباری طریقوں میں مناسب تبدیلی لائی جائے تاکہ یہ نوزائیدہ پودا تناآور درخت بن سکے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) الانعام۶:۵۹

(۲) Dawn Karachi ۲۸Jan ۲۰۱۱ء

(۳) مسعود مفتی،ملٹی نیشنل کمپنیوں کی اسلام دشمنی،علم وعرفان پبلشرز لاہور،ص:۲۰۷۔

(۴) شاہد لطیف،امریکہ،اسلام اور عالمی امن،حیدر پبلشرز لاہور،ص:۲۲۲-۲۲۱۔

(۵) صادق محمد احسن،اسلامی نظام کے تقاضے"بلا سود بنکاری"روزنامہ جنگ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء۔

(۶) محمد ایوب،قرضوں کی جنگ،انجمن خدام القرآن لاہور،۲۰۰۶،ص:۱۲۔

(۷) نہ جائے رفتن نہ جائے ماندن،ضرب مومن ۱۸ مارچ ۲۰۱۰ء۔

(۸) عدنان رضا،افغان جنگ آتش وآہن،جبر واستبداد اور خون ریزی کے آٹھ سال،روزنامہ جنگ سنڈے میگزین۔

(۹) خبر ونظر،فروری ۲۰۱۰ء پن گرافک اسلام آباد،ص:۵۔

(۱۰) خورشید احمد،بجٹ اور پاکستان کے معاشی مسائل،ترجمان القرآن لاہور،جولائی ۲۰۱۰ء۔

(۱۱) آل عمران۳:۱۳۰۔

(۱۲) ابوداؤد سلیمان بن اشعث،سنن ابی داؤد،کتاب البیوع،باب فی اکل الربا موکلہ،رقم الحدیث ۳۳۳۳،دار اسلام نشر وتوضیح،۱۹۹۹ء۔

(۱۳) محمود ظفر،بنکنگ اور فارن ایکسچینج،ص:۲۱۔

(14) www.wikipedia.org.wiki/Bank-grom,google.com

(۱۵) محمود ظفر،بنکنگ اور فارن ایکسچینج،مکتبہ نوشاہ نذر روڈ راولپنڈی ۱۹۵۱ء،ص ۲۳۔

(16) John. L. Esposito, The Oxford Dictionary Of Islam, Oxford University press, 2003, P: 53

(۱۷) اوصاف احمد،اسلامی بنکاری،انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد اکتوبر ۱۹۹۲ء،ص:۲۵-۱۵۔

(۱۸) محمد اکرم، اسلامی بنکاری ایک اہم پیش رفت، ترجمان القرآن لاہور، جولائی ۲۰۰۶ء۔
(۱۹) امجد عباسی، عالمی اسلامی بنک قیام کی طرف پیش رفت، ترجمان القرآن لاہور، نومبر ۲۰۰۹ء۔
(۲۰) ''نیوز ویک'' شمارہ نمبر۲، نومبر ۲۰۰۹ء، بحوالہ معارف فیچر کراچی، ج:۲، ص:۲۲۔

(21) www.bankeralmanic.com, 9Oct, 2010

(22) The Nation 27th Jun, 2010.

(۲۳) روزنامہ نوائے وقت لاہور ۹ فروری ۲۰۱۱ء۔ ۲۴۔ روزنامہ پاکستان، ۴ مئی ۲۰۰۹ء۔
(۲۵) محمد ایوب، اسلامی مالیات، اسلامی بنکاری اصول وتطبیق، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص:۲۱۱
(۲۶) ایضاً

(27) The Daily Time 24th March, 2010.

(۲۸) تلخیص وترجمہ، ذ۔ج اسلامی بنکنگ مستقبل محفوظ ہے؟ جنگ ۲۳ دسمبر، ۲۰۰۹ء۔

(29) Prof. Rodney Wilson Islamic Banking in the United Kingdom Bussiness Recorder 29th Jan, 2007.

(۳۰) امجد عباسی، بھارت میں بلا سود بنکاری، ترجمان القرآن فروری ۲۰۱۰ء۔
(۳۱) روزنامہ جنگ، ۲ جون ۲۰۰۷ء۔

(32) Noor Ahmed Memon, Islamic banking present and future challenges Reviewed, www.americanchrionical.com.articalview9168823-10-2010

(۳۳) تلخیص وترجمہ ذ۔خ۔ اسلامی بنکنگ مستقبل محفوظ ہے؟ ماہنامہ ٹیکسٹائل ٹوڈے کراچی جنوری ۲۰۱۰ء۔
(۳۴) روزنامہ پاکستان ۴ مئی، ۲۰۰۹ء۔

(35) www.wikipedia.org/wiki/islamic/bankingreviewed at 30th April 2011

(۳۶) روزنامہ پاکستان ۴ مئی، ۲۰۰۹ء۔

(37) The Down.25-01-2010

(38) Banking 2010 PDF charts 7-8pages city u.k from ww.wikipedia.org.wiki/Bank-grom,google.com

(39) Bussiness Rcorder of April, 2011.

(۴۰) نیوز ویک شمارہ۲، نومبر ۲۰۰۹ء، بحوالہ معارف فیچر کراچی، ج:۲، ش:۲۲۔

(41) The Nation 19-3-2010.

(42) Business Recorder, 18-04-2010

(۴۳) پاکستان،۱۴مارچ،۲۰۱۱ء

(44) the Nation 26-06-2010 ; Business Recorder 11-12-2010

(45) Business Recorder 11-12-2010

(46) Pakistan Economic Survey 2008-09 by Government of Pakistan Finance Dev economic
Advisorywin Islamabad , P81
Fy= Fiscal year

(47) Business Recorder 11-12-2010

(48) Pakistan Economic Survey 2008-09 by Government of Pakistan Finance Dev economic Advisorywin Islamabad , P81
Financing / For Islamic Banking Institutions the World Financing has been used instead as advanses due to the difference in conventional and Islamic bank used mods of Transaction

(49) Business Recorder 11-12-2010

(50) The Tribune 28-7-2010

(۵۱) محمد ایوب، اسلامی مالیات، اسلامی بنکاری اصول وتطبیق، ص: ۶۲۸۔

(۵۲) ایضاً، ص: ۶۲۵

(۵۳) امجد عباسی، عالمی اسلامی بنک، قیام کی طرف پیش رفت، ترجمان القرآن نومبر ۲۰۰۹ء۔

(۵۴) اکانومسٹ ۲۵ جون، ۲۰۰۹ء۔

(۵۵) عرفان یوسف، عالمی مالیاتی بحران کی موجودگی میں اسلامی بنکاری کے لیے محفوظ ہے، روزنامہ پاکستان ۴ مئی، ۲۰۰۹ء۔

(۵۶) عمر مصطفیٰ انصاری، اسلامی مائیکرو فائنانس بنک، منصوبہ عمل، فضلی بکس سپر مارکیٹ اردو بازار کراچی ستمبر ۲۰۰۹ء۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆